نام کتاب	:	عین المعارف
مصنف	:	حضرت آسی غازی پوری
موضوع	:	شاعری
ناشر	:	ادارہ یادگار آسی غازی پوری ، ٦١١ ۔ اے قمر ہاؤس کراچی
اشاعت	:	اکتوبر ۱۹۸۸ء
تقطیع	:	۱۸ × ۲۳ / ۸
	:	
صفحات	:	۳[redacted]
کاغذ	:	اعلیٰ
طباعت	:	نہایت معیاری
قیمت	:	ایک سو پچیس روپے

جونپور کی خانقاہ رشیدیہ کے سجادہ نشین اور صاحب حال صوفی حضرت شاہ محمد عبدالعلیم صاحب آسی (وفات : ۲ جمادی الاولی ۱۳۳۵ ھ/ ۲ فروری ۱۹۱۷ء) سلسلہ تصوف کے ساتھ ساتھ سلسلہ تغزل میں بھی ایک منفرد مقام رکھتے ھیں ۔ دنیائے شعر و ادب میں حضرت آسی غازی پوری کے نام سے معروف ھیں اور اساتذہ میں شمار ھوتے ھیں ۔ ان کے معتقدین میں مجنون گورکھ پوری اور فراق گورکھ پوری جیسے نقاد وشاعر شامل ھیں ۔ چنانچہ مجنوں پر اپنے مضمون میں فراق نے لکھا ہے :

,,آسی غازی پوری کے کلام کے بھی ھم دونوں عاشق تھے جسے لذت لے لے کر ایک دوسرے کو سناتے تھے اور جس پر دونوں مل کر

تبصرے کیا کرتے تھے ۔ کئی برس بعد ایسا ہوا کہ میں کان پور سناتن دھرم کالج میں پروفیسر ہو گیا اور مجنوں جو اب بی ۔ اے پاس کر چکے تھے گورکھ پور هی میں تھے ۔ هم دونوں کے شعور اور وجدان کے باهمی ربط کا یه کرشمه تھا که بغیر ایک دوسرے کی خبر رکھے هوئے هم دونوں نے پچاس رباعیاں کهه ڈالیں اور دونوں نے ایک دوسرے کو خط لکھا که آسی کی رباعیوں سے متأثر هو کر یه رباعیاں کهی گئی هیں ۔ هم دونوں اب تک اس حسن اتفاق پر حیرت کرتے هیں » ۔ (رساله نقوش لاهور ، شخصیات نمبر جنوری ۱۹۵۵ء ص ۲۹٦ ۔)

ایک اقتباس مولانا محمد علی جوهر کا بھی ملاحظ هو :

,,اس سفر ۔ (بسلسله مقدمه ، کراچی) ۔ میں رات کے طول طویل گھنٹے درود وسلام کی تسبیحیں پڑھتے پڑھتے گزار دئیے اور آسی غازی پوری کا یه شعر سارے سفر میں برابر ورد زبان رها .

وهاں پہنچ کے یه کهنا صبا ، سلام کے بعد
تمهارے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد
(قومی ڈائجسٹ، لاهور، اپریل ۱۹۸۸ء ص ۱٦۱)

دیوان آسی، ,,عین المعارف،، کی اولین اشاعت کے بارے میں شاه محی الحق صاحب فاروقی نے مختلف شواهد کی بنا پر یه اندازه قائم کیا ہے که ۱۳۴۴ هـ/ ۲٦ ۔ ۱۹۲۵ ہے سے کچھ هی قبل هوئی تھی ۔ بعد ازاں غالباً ایک اشاعت او ر هوئی جس کے سال کا تعین نهیں کیا جا سکا ۔ یه دونوں ایڈیشن ایک عرصے سے کم یابی کے اس درجے میں آگئے تھے جس کی سرحد یں نایابی سے ملتی هیں که حضرت آسی کے مرید باصفا وخلیفه مجاز پیر طریقت مولانا سید عبدالشکور صاحب سادات پوری (وفات ۱۴۰۴ هـ/۱۹۸۴ء) کے فرزند پیر زاده سید

محمد منظر صاحب سادات پوری نے ، جو کراچی کے کاروباری حلقوں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں، نیز کراچی میں اھل سنت و جماعت کے منفرد ادارے دارالعلوم نوریہ رضویہ ٹرسٹ کی روح رواں ہیں، اپنے والد مرحوم کی دیرینہ خواہش کے احترام میں کراچی سے اس کی حالیہ نفیس اشاعت کا اہتمام کیا ۔ طباعت کے اعلیٰ معیار کا جس حد تک خیال رکھا گیا اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ایک بار مکمل دیوان کی کتابت اس لئے ضائع کر دی گئی کہ کتابت گھٹیا اور اغلاط سے پر تھی ۔ از سر نو کتابت تصحیح اور طباعت سے متعلق جملہ امور بالآخر شاہ محی الحق صاحب فاروقی کے سپرد ہوئے جو حضرت آسی سے برادری کا رشتہ رکھتے ہیں اور ان کی شاعری کے عشاق میں سے ہیں ۔ فاروقی صاحب نے کمال محنت و عقیدت سے پرانی شراب کو نئے آبگینے میں سجایا ۔ کلام آسی میں جو متبادل الفاظ وغیرہ پرانی اشاعت میں جابجا حاشیے پر مذکور تھے انہیں جدید انداز میں نمبر وار ذیلی حاشیوں میں مرتب کر دیا گیا ہے اور پچھلے ایڈیشن میں جو اغلاط رہ گئی تھیں انہیں بھی درست کر دیا گیا ہے ۔

کتاب کا حصہ الف ۔ تعارف سے متعلق ہے جس میں ,,نذرانہ عقیدت،، کے عنوان سے شاہ فرید الحق صاحب کی ، ,,سید محمد منظر ، تعارف ،، کے عنوان سے رضاء المصطفی صاحب اعظمی کی ، ,,اظہار تشکر ،، کے عنوان سے خود سید محمد منظر صاحب کی اور ,,معروضات،، کے عنوان سے شاہ محی الحق صاحب فاروقی کی تحریریں شامل ہیں ۔

حصہ ب ۔ نقد و نظر پر مشتمل ہے جس میں جناب عارف ہسوی، جناب فراق گورکھ پوری ، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور

مولانا محمد علی جوہر کے ,,اقتباسات،، کے علاوہ ۲٦ صفحات پر محیط ایک مبسوط مقالہ جناب مجنوں گورکھ پوری کے قلم سے ہے جس کا عنوان ہے ,,حضرت آسی کی شاعری ،، ۔ اس مقالے میں محاسن کلام آسی کا بھرپور تنقیدی جائزہ، کلام سے بکثرت استشہاد کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو :

,,یہ وہ منزل ہے جہاں نہ محض صوفی پہنچ سکتا ہے نہ محض شاعر ۔ بلکہ صرف وہ شخص پہنچ سکتا ہے جو صوفی اور شاعر دونوں ہو اور جس نے تصوف اور شاعری کو ملا کر ایک آہنگ بنا لیا ہو۔ آسی مجھے مجاز اور حقیقیت کا ایک نہایت خوشگوار تصفیہ معلوم ہوتے ہیں ۔ ان کی شاعری اس سطح سے ہوتی ہے جہاں مجاز حقیقت اور حقیقت مجاز ہے۔ خود شاعر اپنے اندر اس کا احساس پاتا ہے چنانچہ کہتا ہے :

دنیا میں اٹھا لائے گی فردوس بریں کو
بدمستئی صہبا و مزامیــر ھــمـاری

یہی وجہ ہے کہ آسی کے حال میں قال کا مزہ ہوتا ہے اور ان کے قال میں حال کا کیف ۔ (ص ۲۷)

حصہ ج ۔ خود ,,عین المعارف ،، پر مشتمل ہے جس کے آغاز میں خلیفہ حضرت آسی ، جناب شاہد علی علیمی رشیدی ، سبز پوش ، کی طرف سے ایک مختصر نوٹ بعنوان ,,معذرت ،، ، اور پھر انہی کے قلم سے ,,مختصر حالات ،، کے عنوان سے ۳۴ صفحات کا ایک مضمون ہے جس میں حضرت آسی کے حالات و واقعات ، مراتب روحانی اور ان کی شاعری سے متعلق مفید معلومات مہیا کی گئی ہیں۔ مثلاً ایک جگہ یہ بتایا گیا ہے کہ ,,حضرت کے کلام کا مجموعہ جو میر کے چھ دیوان سے بھی زائد تھا ،، تلف ہو گیا ۔ ,,دس پانچ غزلیں بھی مکمل

نه دستیاب ھو سکیں ۔ یه کلام جو شائع ھو رھا ہے زیادہ تر بعد کا ہے، ۔ (ص ۷۵)

ایک اور جگه کلام آسی میں معیار زبان و بیان پر روشنی ڈالتے ھوئے لکھتے ھیں :

,,حضرت کے یہاں ,,اور" بروزن ,,غور" لکھنا لازمی ہے اور ,,یاں ,,بجائے ,,یہاں" اور ,,واں" بجائے ,,وھاں" کے بالکل ناجائز ہے۔ زمین ، مکان، آسمان وغیرہ اعلان نون کے ساتھ استعمال فرماتے تھے۔ " په " بجائے ,,پرؔ" کے نہیں لکھتے تھے ۔ کسی لفظ میں الف کہیں نہیں دیتا ۔ خلاصه یه که جو لفظ جس طرح پر بھی بولا جاتا ہے نظم میں بھی اسی طرح آنا چاھیے ۔ اگر یه نہیں ہے تو ناظم کے کمال میں کلام ہے۔ غرض قواعد اتنے سخت تھے که دوسرے کا چلنا مشکل ہے "۔ (ص ۷۴) ۔

,,عین المعارف" کا بیشتر حصه (ص ۹۳ ۔ تا ۲۵۱) ,,غزل" کے ذیل میں رکھا گیا ہے ۔ اسی میں کہیں کہیں ,,قطعه" و ,,فرد" کو بھی ڈال دیا گیا ہے ۔ دوسرا حصه ,,مخمس" (ص ۲۵۵ ۔ تا ۲۷۵) اور تیسرا ,,مثلث" (ص ۲۷۹ ۔ تا ۲۸۳) کا ہے ۔ بعد ازاں اسی طرح مختصر حصے ,,سلام" ,,قصیدہ" ,,قطعه تاریخ" اور ,,رباعی" کے ھیں ۔ ان حصوں میں اردو کے علاوہ فارسی اور کچھ ھندی اشعار بھی شامل ھیں ۔ ,,اختتامیه" کے ذیل میں سید محمد منظر صاحب کی طرف سے ,,درخواست دعا" مولانا غلام محمد یسین صاحب کی طرف سے پاکستان میں عین المعارف کی اشاعت کے لئے اجازت نامے کا عکس اور حضرت شاھد علی علیمی سبز پوش ، پیر سید عبدالشکور صاحب اور سید محمد منظر صاحب کی تصاویر دی گئی ھیں ۔ جلد ، کاغذ کتابت و طباعت کا معیار نہایت اعلی ہے ۔

نمونہ کلام

شعر گوئی ، نہ سمجھنا کہ مرا کام ہے یہ
قالب شعر میں آسی فقط الہام ہے یہ

غبار ہو کے بھی آسی پھرو گے آوارا
جنون عشق سے ممکن نہیں ہے چھٹکارا

دیکھ لیتے تھے اِسی طرح کسی کو اُس میں
آئنہ دیکھ کے یاد آتی ہے صورت اُس کی

سونے دشت ایک قدم ، ایک ترے گھر کی طرف
سر میں سودا ہے تو ملنے کی تمنا دل میں
نور کے واسطے ظلمت ہے مقدّم شاید
پُتلیاں آنکھوں میں ھیں اور سویدا دل میں

رباعی

کیوں نقطۂ موھوم بنایا ھم کو
کیوں دائرۂ فنا میں لایا ھم کو
وہ سہو نویس تھا نہ ھم حرف غلط
کیوں صفحۂ ھستی سے مٹایا ھم کو

(ڈاکٹر خورشید رضوی)

●●●